Regd. L. No. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور۔ پاکستان

یوم چہارشنبہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۱ روپیہ
ششماہی ۱۱ ״
سہ ماہی ۶ ״
ماہوار ۲/۸ ״
فی پرچہ ۱۰/

جلد ۲ | ۲۵ ظہور ۱۳۲۷ ہش | ۱۹ شوال ۱۳۶۷ھ | ۲۵ اگست ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۹۲

انگلستان میں ایک انگریز احمدی مبلغ کی تبلیغی سرگرمیاں

لندن ۲۴ اگست "سول" کے نامہ نگار مقیم لندن نے بعض ممتاز شخصیتوں سے اپنی ملاقات کا ذکر کیا ہے۔ ان میں مبلغ اسلام مسٹر بشیر احمد آرچرڈ کی تبلیغی سرگرمیوں پر بھی روشنی ڈالی ہے مسٹر بشیر احمد آرچرڈ ایک نومسلم انگریز ہیں اور انگلستان میں جماعت احمدیہ کے مخلص اور سرگرم مبلغ ہیں۔ معاصر مذکور کا نامہ نگار رقمطراز ہے:۔

"ان ممتاز شخصیتوں میں سے جن سے میں حال ہی میں ملا ہوں ایک صاحب برائن آچیرڈ بشیر احمد ہیں جو پہلے ایک ڈوگرہ رجمنٹ میں برطانوی فوجی افسر تھے اور آجکل گلوسسٹر میں تبلیغ اسلام کے کام میں مصروف ہیں۔

مسٹر بشیر احمد آرچرڈ حال ہی میں مشرف بہ اسلام ہوئے ہیں کچھ عرصہ ہوا وہ ہندوستان اور پاکستان گئے تھے۔ اور اب وہاں سے واپس آکر انہوں نے انگلستان میں ایک تبلیغی مشن قائم کیا ہوا ہے اور وہ گلوسٹر میں اکیلے ہی اس کام کو سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ کیونکہ مذہب میں دلچسپی رکھنے والے انگریز پہلے ہی کٹر عیسائی ہیں اور باقی ویسے ہی مذہب کے نام سے بیزار ہیں۔ خواہ وہ کوئی بھی مذہب کیوں نہ ہوں۔ اسلئے انہیں بھی بہت زیادہ نمایاں کامیابی نہیں ہوئی ہے لیکن پھر بھی انہوں نے کئی متلاشیان حق سے ملاقات کرکے ان تک اسلام کا پیغام پہنچایا ہے اور وہ لوگ ان کے تبلیغی جلسوں اور بحث و مباحثہ میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔

موسمی تعطیلات میں توسیع

جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ کے لئے موسمی تعطیلات میں ۱۵ دن کی توسیع کر دی گئی ہے یہ دونوں ادارے اب ۲۶ ستمبر ۱۹۴۸ء کو کھلیں گے۔ طلباء و اساتذہ نوٹ فرمالیں (ناظر تعلیم و تربیت)

راؤ خورشید علیخاں کو پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا

منٹگمری میں پولیس اور مہاجرین کے درمیان زبردست ٹکر

لاہور ۲۴ اگست کل رات کے ۱۰ بجے منٹگمری میں راؤ خورشید علیخاں کو پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔ اس پر آج شب ۵۰ ہزار رنگھڑ مہاجرین کے ایک مشتعل ہجوم نے پولیس پر ہلہ بول دیا۔ پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ ۵ مہاجرین مارے گئے اور کئی زخمی ہوئے زخمیوں میں بعض پولیس کے سپاہی بھی شامل ہیں۔ دو زخمیوں کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ محکمہ تعلقات عامہ کی سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ راؤ خورشید علیخاں کی گرفتاری کے بعد ۵۰ ہزار رنگھڑ ریفیوجیوں نے ریس کورس کیمپ سے آدھی رات کے قریب ایک جلوس نکالا۔ وہ لاٹھیوں، نیزوں اور بندوقوں سے مسلح تھے اور مرنے مارنے کے نعرے لگا رہے تھے انہوں نے صدر پولیس سٹیشن پر حملہ کرنے کی کوشش کی اور ایک سپاہی کو زخمی کرکے اسکی رائفل معہ دس گولیوں کے چھین لی۔ مغربی پنجاب کی کنسٹیبلری نے انہیں روکا جس پر ہجوم نے پولیس پر ہلہ بول دیا۔ انہیں منتشر کرنیکی کوشش کی گئی لیکن لاٹھی چارج اور اشک آور گیس کے استعمال سے بھی جب وہ منتشر نہ ہوئے تو مجسٹریٹ کے حکم پر پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ پانچ آدمی مارے گئے اور سات زخمی ہوئے۔ دس مہاجرین کو گرفتار کر لیا گیا۔

قائد اعظم ستمبر میں کراچی واپس تشریف لے آئینگے

کراچی ۲۴ اگست۔ سٹیٹسمین کے نامہ نگار کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ قائد اعظم بخیر و عافیت ہیں۔ اور آپ کی صحت دن بدن خوشگوار سے خوشگوار تر ہوتی جا رہی ہے آپ اگلے مہینے واپس کراچی تشریف لے آئینگے۔

مغربی سفیروں کی مارشل سٹالن سے طویل ترین ملاقات

ماسکو ۲۴ اگست مغربی طاقتوں کے ایلچیوں کی آج رات مارشل سٹالن سے دوسری ملاقات ہوئی جس میں روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف نے بھی حصہ لیا۔ ملاقات ۲½ گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک جاری رہی۔ روسی زعماء اور ایلچیوں کے درمیان جتنی بھی ملاقاتیں ہوئی ہیں انمیں یہ سب سے زیادہ طویل ملاقات ہے اگر متنازعہ فیہ امور کے متعلق کوئی سمجھوتہ ہو گیا تو لندن پیرس واشنگٹن اور ماسکو سے بیک وقت ایک مشترکہ بیان کے ذریعے اس کا اعلان کیا جائیگا۔ مغربی طاقتوں کے نمائندے آج اس ملاقات کے نتائج پر مشتمل رپورٹ اپنی اپنی حکومتوں کو ارسال کر رہے ہیں۔

پاکستان کیلئے چالیس ہزار ٹن لوہا

لندن ۲۴ اگست سان فرانسسکو کی بین الاقوامی لیبر کانفرنس میں پاکستانی کارخانے داروں کے نمائندے مسٹر غلام علی اللّٰانہ نے یہاں ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ امریکہ نے چالیس ہزار ٹن فولاد سالانہ پاکستان بھیجنا منظور کر لیا ہے اس کے علاوہ وہ پاکستان کو بارہ ہزار ٹن دھات کی چادریں بھی مہیا کرے گا آپ نے مزید بتایا کہ یہ سامان پاکستان پہنچنا شروع بھی ہو گیا ہے۔

لائلپور سے جھنگ جانیوالی سڑک بند ہو گئی

لاہور ۲۴ اگست لائلپور سے جھنگ اور بھکر جانے والی پکی سڑک حالیہ طغیانی کی وجہ سے آمد و رفت کیلئے استعمال نہیں ہو سکتی۔ ایک سو پچاسویں میل سے ایک سو چھبیسویں میل تک کا ٹکڑا زیر آب ہے

لاہور ۲۴ اگست مغربی پنجاب کے وزیر تعلیم و صنعت شیخ کرامت علی ۲۱ اگست کو شیخوپورہ گئے اور حالیہ طغیانی کے نقصانات ملاحظہ کئے۔ انہوں نے لوگوں کو ہر ممکن امداد کا یقین دلایا۔

پاکستان کے یوم آزادی پر افغانستان کے عوام میں خوشی و انبساط کی لہر

کابل ۲۴ اگست افغانستان کے مشہور سرکاری اخبار "انیس" اور "اصلاح" نے ایک مشترکہ مضمون میں پاکستان کے جشن استقلال کا ذکر کرتے افغانستان کے عوام کی طرف سے انتہائی خوشی کا اظہار کیا ہے اور لکھا ہے کہ پاکستان جیسی اسلامی حکومت کے قیام اور اسکے استحکام سے افغانستان کے عوام میں خوشی و انبساط کی لہر دوڑ گئی ہے اور وہ اپنے آپ کو پاکستان میں یوم آزادی کی پہلی سالگرہ کے جشن میں دل سے شریک سمجھتے ہیں۔ پاکستان افغانستان کی ایک ہمسایہ اسلامی سلطنت ہے اور دونوں کے درمیان خاص تعلقات کی بنا پر جو رشتہ اتحاد قائم ہے۔ وہ اور کسی ہمسایہ ممالک میں نہیں پایا جاتا۔

افغانستان میں یوم آزادی کی پرشکوہ تقریب

شاہی جلوس اور فوجی سلامی

کابل ۲۴ اگست۔ یوم آزادی کی تیرہویں سالگرہ کے موقع پر آج صبح سے افغانستان بھر میں جشن استقلال منایا جا رہا ہے۔ یہ جشن مسلسل ایک ہفتے تک جاری رہے گا۔ جشن استقلال کی ابتداء آج صبح آٹھ بجے ظاہر شاہ والئے افغانستان کے شاہانہ جلوس سے ہوئی۔ کہ جب آپ اپنے محل سے "سلام خانہ" میں تشریف لائے۔ جہاں ارکان حکومت کے علاوہ غیر ملکی سفیروں اور پاکستانی وفد کے ممبران نے آپ کا استقبال کیا اور یوم آزادی کی تیرہویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کی۔ غیر ملکی سفراء اور نمائندگان سے ملاقات کے بعد والئی افغانستان نے ایک مختصر سی تقریر کے دوران میں افغانستان میں امن و امان اور خوشحالی کے دور دورے پر جذبات تشکر کا اظہار فرمایا۔ بعد ازاں نہایت تزک و احتشام سے فوجی سلامی کی رسم ادا کی گئی۔ جو کئی گھنٹے تک جاری رہی۔ فوجی پریڈ کے معائنہ سے فارغ ہو کر شاہ افغانستان اپنے والد محترم نادر شاہ مرحوم کے مزار پر سلامی کے لئے تشریف لے گئے۔

لاہور ۲۴ اگست مانگا تا لالہ کو ٹکا تک جانے والی بڑی سڑک میل ۲۹ تک پانی چڑھ آنے سے شگاف پڑ جانے کے باعث آمد و رفت کے قابل نہیں رہی۔

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ سے شائع کیا

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل
۲۵ اگست ۱۹۴۸ء

نظریاتی جنگ

تین روسی نژاد مدرسین کا واقعہ جنہوں نے روسی علاقہ میں واپس جانے سے انکار کر دیا ہے۔ چند دنوں سے یورپین اخبارات کے لئے بڑی دلچسپی کا باعث بن رہا ہے۔ روس کا الزام یہ ہے کہ ان روسی مدرسین کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ مگر امریکن رائے کے مطابق ان کا واقعہ اس امر کی نشاندہی ہے۔ کہ روس میں ایک خاصہ طبقہ پیدا ہو چکا ہے۔ جو اپنے اشتراکی زندان یوم کے فولادی پنجرے سے رہائی کے لئے تڑپ رہا ہے۔ ان مدرسین میں سے ایک تو مسٹر کوسن کاٹنا ہیں۔ اور دوسرے مسٹر سماریں اور اس کی بیوی ہیں۔ مسٹر کوسن کاٹنا کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے روسی سفارتخانہ کی کھڑکی سے اس لئے چھلانگ لگا دی۔ کہ وہ روس علاقہ میں واپس نہیں جانا چاہتی۔

روس نے اس واقعہ کی بناء پر امریکہ پر سخت الزامات لگائے تھے۔ جس کا مناسب جواب امریکہ کی طرف سے دے دیا گیا ہے۔ اور اس جواب کا ماحصل ہمارے مطلب کے لئے یہ ہے کہ یہ لوگ امریکن معیار زندگی دیکھ کر اب روس کی زندانی قسم کی زندگی دوبارہ اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ امریکی مبصروں کا کہنا ہے کہ دوران جنگ اور اس کے بعد بھی لاکھوں کی تعداد روس کے فوجی کمیونزم کی پابندیوں سے تنگ آ کر امریکی علاقہ میں بھاگ آتے رہے ہیں پہلے تو ان کو واپس کر دیا جاتا تھا۔ جن کو روسی یا تو گولی سے اڑا دیتے تھے۔ اور یا ان کو سائبیریا بھیج دیا جاتا تھا۔ لیکن اب انہیں واپس نہیں کیا جاتا۔ امریکہ روسی شہریوں کو پناہ دینے کے لئے تیار ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ روسی اشتراکی نظام ایک غیر فطری نظام ہے۔ اور یہ بہت ممکن ہے کہ روس میں خاصی تعداد ایسے لوگوں کی پیدا ہو گئی ہو۔ جو اشتراکی زندگی کو محض ایک قیدی کی زندگی سمجھنے لگے ہوں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی دن روس میں ایسا انقلاب ہو جائے کہ موجودہ اشتراکی نظام کا شیرازہ منتشر ہو جائے اور اس کی جگہ امریکی یا کسی اور قسم کی جمہوریت قائم ہو جائے۔ لیکن اس سے ہمیں یہ توقع نہیں کر لینی چاہیئے۔ کہ کمیونزم کا نظریاتی وجود بھی دنیا سے ناپید ہو جائے گا۔ اور اس کا جو خطرہ دنیا کی سرمایہ دار قوموں کو لاحق ہے وہ مٹ جائے گا۔ دوسری مغربی تحریکیں مثلاً نازی ازم کے برخلاف اشتراکی تحریک کے اولین اصولوں میں دنیا کے بھوکوں اور غرباء کے لئے ایک ایسی جاذبیت ہے کہ خواہ آج روس سے اسکو مٹا بھی دیا جائے۔ تو پھر بھی دنیا میں اس کی اشاعت کو روک لینا بڑی سے بڑی سرمایہ دار جمہوری طاقت کے بس کی بات نہیں۔ جب تک خود سرمایہ دارانہ جمہوریت کے قلب میں ایسی تبدیلیاں پیدا نہ ہوں۔ جس سے پاؤں میں مسلی ہوئی اقوام اور کچلے ہوئے لوگ مطمئن نہ ہوں۔ اول تو چند لوگوں کی وجہ سے جو روسی اور اشتراکی زندگی سے بیزار ہیں یہ قیاس کر لینا کہ روس میں الٹی قسم کا انقلاب جلد ہی رونما ہو سکتا ہے نہایت مشتبہ امر ہے۔ بلکہ یہ ایک محض جلد بازانہ قیاس آرائی ہے۔ جو ننانوے فی صدی غلط ثابت ہو سکتی ہے۔ پھر امریکہ نے یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ چند امریکنوں نے بھی امریکن علاقہ کو ترک کر کے روسی علاقہ میں اشتراکی زندگی کو ترجیح دی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی فطرت موجودہ سرمایہ دارانہ جمہوریت سے بھی کم نفور نہیں ہے۔ بلکہ اشتراکیت تو خود جمہوری علاقوں میں بھی وبا کی طرح پھیلتی چلی جاتی ہے۔ اور نہ صرف محکوم اقوام ہی اسکو اختیار کر رہی ہیں۔ بلکہ برطانیہ اور امریکہ کے لوگ بھی خاصی تعداد میں اسکو اختیار کئے چلے جاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اشتراکیت اور سرمایہ دارانہ جمہوریت دو غیر فطری انتہا پسند اصول ہیں۔ اور دنیا ان دونوں سے تنگ آ چکی ہے۔ اور ایک ایسی اصولی زندگی کی تلاش میں ہے۔ جو ان دونوں کے بین بین ہو یعنی ایسا نظام جس میں نہ تو کوئی بھوکا مرے اور نہ کوئی اتنا بڑا سرمایہ دار بن سکے کہ ساری دنیا کی نعمتیں اسی کے لئے وقف ہو جائیں۔

ظاہر ہے کہ ایسا خوشگوار ماحول اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک حرص و آز کا عفریت انسانوں کی ذہنیت پر حکمران ہے یہ انقلاب نہ کوئی حکومت پیدا کر سکتی ہے۔ اور نہ کسی اور قسم کا جبر۔ ایسا انقلاب اسی وقت رونما ہو سکتا ہے جب ہمارے دلوں کے اندر انقلاب پہلے رونما ہو۔ اور دلوں کے اندر انقلاب اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک ہم انسانی زندگی کا صحیح مقصد نہ سمجھ جائیں جب تک ہمارے غرباء ہمارے امراء اور درمیانہ طبقہ کے لوگ زندگی کا صحیح مقصد سمجھنے کے قابل نہ ہو جائینگے۔ اس وقت تک نہ تو امراء عیاشانہ جد و جہد سے باز آ سکتے ہیں۔ اور نہ غرباء پیٹ بھر کر کھانا کھا سکتے ہیں ایسی صورت میں مختلف طبقات میں توازن ناممکن ہے۔ اگر ایک زیادہ کمانے والا انسان اپنی ضروریات سے فالتو دولت ان لوگوں کے لئے خوشی سے وقف کر دے۔ جو باوجود محنت شاقہ کے اتنا نہیں کما سکتے۔ کہ اپنی اور اپنے بال بچوں کی بسر اوقات کر سکیں۔ تو اشتراکیت اور سرمایہ داری کی غیر فطری جنگ فوراً ختم ہو جائے۔

افسوس ہے کہ موجودہ ملحدانہ تہذیب ایسے انسان پیدا کرنے کے ناقابل ہے۔ صرف مذہبی تہذیب ہی جس سے ہمارا مطلب اسلامی تہذیب ہے اس طبقاتی جنگ کا خاتمہ کر سکتی ہے جس نے دنیا کو تباہی کے خطرہ میں ڈال رکھا ہے۔

سیالکوٹ کی بجلی

تقسیم سے پہلے سیالکوٹ لنڈن کے بعد تمام دنیا میں سپورٹس کے لئے دوسرے درجہ پر تھا۔ امریکہ اور جاپان بھی منڈی میں اس کے مقابلہ پر ہار مان گئے تھے۔ اور کروڑوں روپوں کا سالانہ مال یورپ افریقہ امریکہ ایشیا۔ آسٹریلیا کے ممالک میں یہاں سے جاتا تھا۔ یہ تو رہا سپورٹس کا حال پھر اس شہر میں ڈاکٹری اوزاروں اور کٹلری کا سامان بھی ایشیا میں اول درجہ کا تیار ہوتا تھا۔ اور ان صنعتوں کے علاوہ بھی کئی قسم کی اور لوہے کی ضروری اشیاء مثلاً آئس کریم مشینیں معماروں کے اوزار اور بائیسکل کے مختلف پرزے وغیرہ یہاں بنتے تھے اور لطف یہ ہے کہ تمام صنعت گر مسلمان تھے اور نفع کمانے والے زیادہ تر ہندو سرمایہ دار آج ہندو سرمایہ دار تو یہاں سے چلا گیا ہے۔ لیکن وہ مشینری ساتھ نہیں لے گیا۔ ہماری کتنی بدقسمتی ہے کہ آج یہ شہر باوجود اس کے کہ کاریگر موجود مشینری موجود اور مسلمان سرمایہ لگانے والے موجود مگر حکومت کی ایک ذرا سی غفلت کی وجہ سے شہر کی تمام صنعت جس پر تین چوتھائی آبادی کی گزر اوقات تھی رکی پڑی ہے۔ اور وہ غفلت بجلی کی خرابی کی وجہ سے ہے۔

اس تھوڑی سی غفلت کی وجہ سے پاکستان کو کروڑوں روپوں سالانہ آمدنی کا نقصان پہونچ رہا ہے۔ مگر باوجود لوگوں کے توجہ دلانے کے یہ خرابی ابھی تک رفع نہیں ہوئی ہم معاصر "نوائے وقت" کی اس رائے سے متفق ہیں کہ کسی اور غیر ضروری شہر کو نقصان پہونچا کر بھی سیالکوٹ کی بجلی بحال کر دینی چاہیئے۔ کیونکہ سیالکوٹ کی بجلی بند ہونے کی وجہ سے ایک بہت بڑا قومی نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ امید ہے کہ حکومت اس طرف فوری توجہ مبذول کریگی۔

علاج بالمثل

احراری اخبار "آزاد" آجکل محض بیکاری کی وجہ سے پھر احمدیت کے خلاف شعلہ فشانیوں میں مصروف نظر آتا ہے۔ چونکہ احراری جانتے ہیں کہ جس جس قسم کی گالیاں وہ مسلم لیگ کے معزز زعماء کو کانگرس کی شہ پر پاکستان بننے سے پہلے دے چکے ہوئے ہیں۔ ان کی وجہ سے اب ان کو کوئی مسلمان مونہہ لگانے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے وہ اپنے زعم میں مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے علاج بالمثل کے اصول کے مطابق احمدیوں کو گالیاں دے کر مسلم لیگ کو دی ہوئی گالیوں کی تلافی سمجھ رہے ہیں۔ حالانکہ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ یہاں یہ اصول چسپاں نہیں ہو سکتا۔ مسلمان جانتے ہیں کہ پاکستان بننے کے بعد بھی اگرچہ وہ زبانی پاکستان کی وفاداری کا اعلان کرتے ہیں۔ مگر حقیقتاً وہ دشمنان پاکستان ہی کے اشاروں پر ناچ رہے ہیں۔ اور احمدیوں کو گالیاں دینے سے بھی ان کا مطلب وہی ہے۔ جو پہلے تھا کہ مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کیا جائے۔ اور اس طرح یہاں بد امنی پھیلا کر دشمنان پاکستان سے خراج تحسین و آفرین وصول کیا جائے۔

مکرم مولوی غلام رسول صاحب کی صحت کے لئے درخواست دعا

مکرم جناب مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد احمدیہ مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مکرم مولوی غلام رسول صاحب مبلغ جنوبی امریکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے رفتہ رفتہ روبہ صحت ہو رہے ہیں۔ لیکن نہائت خطرناک صورت حال سے دوچار ہونے کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور صحابہ کرام کی خدمت میں مولوی صاحب موصوف کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی علالت

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی طبیعت عرصہ سے ناساز چلی آتی ہے۔ شدید قسم کی خشک کھانسی کی شکایت ہے۔ اور بخار بھی رہتا ہے۔ احباب کرام حضرت مفتی صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

فوٹو کھچوانے کے متعلق ایک لائلپوری دوست کا سوال

شرعی احکام میں حرمت کا لطیف فلسفہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور

لائل پور سے ایک احمدی دوست فوٹو کھچوانے کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ کہ آیا فوٹو اتروانا جائز ہے یا نہیں؟ وہ لکھتے ہیں کہ اس بارے میں ایک غیر احمدی دوست کے ساتھ ان کا اختلاف ہو گیا ہے۔ غیر احمدی دوست بڑی سختی کے ساتھ فوٹو اتروانے کے خلاف ہیں۔ بلکہ اسے ایک بھاری گناہ خیال کرتے ہیں۔ اور اس کے مقابل پر ہمارے یہ احمدی دوست اسے جائز سمجھتے ہیں۔ اور شریعت کی رُو سے اس پر کسی صورت میں بھی کوئی اعتراض نہیں دیکھتے

اس تعلق میں سب سے پہلی بات تو میں یہ کہنی چاہتا ہوں۔ کہ میں مفتی نہیں ہوں۔ اگر ہمارے دوست جماعتی فتوے چاہتے ہیں تو انہیں جماعت کے مقرر مفتی کی خدمت میں لکھنا چاہیئے۔ جو آجکل مولوی سیف الرحمن صاحب فاضل ہیں۔ لیکن اگر میری ذاتی رائے معلوم کرنی ہو۔ اور بہر حال میری ذاتی رائے میرے علم کے مطابق جماعتی رائے کے مطابق ہی ہوگی۔ تو وہ مختصر طور پر درج ذیل ہے:۔

سب سے پہلی گزارش یہ ہے کہ اس بات میں ہرگز کوئی شبہ نہیں کہ احادیث میں پتھر یا لکڑی وغیرہ کے بت خانے یا کاغذ اور کپڑے وغیرہ پر بتوں کی تصویریں بنانے کی سخت حرمت بیان ہوئی ہے۔ اور اگر اس قسم کی تصویر بنانے کا سوال ہوتا تو میں بلا تامل کہتا کہ وہ جائز نہیں۔ لیکن ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ بت بنانا یا بت کی تصویر بنانا اور چیز ہے اور فوٹو اتارنا یا فوٹو اتروانا بالکل اور چیز ہے۔ ان دونوں چیزوں میں ایسا بدیہی فرق ہے کہ کوئی عقلمند اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ بت بنانے یا بتوں کی تصویر بنانے کا کام وہی شخص کر سکتا ہے۔ جو یا تو بتوں کو پوجتا ہو یا اس کی یہ غرض ہو کہ دوسرے لوگ انہیں پوجیں۔ یقیناً ایسا شخص اپنے ہاتھ سے تصویر کشی یا سنگ تراشی کے ذریعہ شرک کی اشاعت میں مدد دیتا ہے۔ لیکن فوٹو نیچر کا ایک حکیمانہ فعل ہے۔ جو سائنس کے طبعی طریق پر کھینچا جاتا ہے۔ اور اس کے تیار کرنے میں کسی انسان کا اس رنگ میں دخل نہیں ہوتا۔ جس طرح کہ بت بنانے یا بتوں کی تصویر بنانے میں اس کا دخل ہوتا ہے۔ پس خدا کے ایک لطیف قانون کو جو اس نے فوٹو گرافی کے رنگ میں نیچر کے اندر ودیعت کر رکھا ہے۔ بت تراشی یا تصویر کشی کے ساتھ مخلوط کرنا ہرگز درست نہیں۔ فوٹو کا عمل بت تراشی یا تصویر کشی سے بالکل جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ اور یہ دونوں کسی صورت میں بھی ایک حکم کے ماتحت نہیں سمجھے جا سکتے۔ اگر اس قسم کے طبعی طریق پر تصویر بنانا منع ہو۔ تو پھر آئینہ دیکھنا بھی منع ہوگا۔ کیونکہ اس کے سامنے ہونے سے بھی ایک بہت عمدہ تصویر بنتی ہے۔ اور کسی شفاف جھیل یا چشمہ کے پاس کھڑا ہونا بھی منع ہوگا۔ کیونکہ اس میں بھی انسانی تصویر منعکس ہو جاتی ہے۔ مگر آج تک کسی عالم یا کسی مفتی نے ان چیزوں کو منع قرار نہیں دیا۔ حتیٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی آئینہ موجود تھا اور آپ کے وقت میں بھی چشمے اور جھیلوں کے پانی ہوتے تھے۔ مگر آپ نے کبھی ان چیزوں کے سامنے آنے سے نہیں روکا۔ جس سے ثابت ہوا کہ طبعی طور پر کسی تصویر کا بن جانا اس حکم امتناعی کی زد میں نہیں آتا۔ جس کی رو سے ہاتھ سے بت بنانا یا بتوں کی تصویر کھینچنا منع کیا گیا ہے۔ یہ عذر درست نہیں ہوگا کہ شیشہ یا پانی میں محض ایک عارضی تصویر تیار ہوتی ہے۔ اور جو تصویر فوٹو کے ذریعہ بنتی ہے وہ مستقل ہوتی ہے۔ کیونکہ اول تو حقیقۃً دنیا میں مستقل چیز کوئی بھی نہیں۔ صرف درجہ کا فرق ہے۔ کہ کوئی چیز تھوڑی دیر رہتی ہے۔ اور کوئی چیز زیادہ دیر۔ علاوہ ازیں اصل سوال اصول کا ہے نہ کہ مستقل یا غیر مستقل کا؟ پس جب کہ تصویر ہر حال میں منع ہے۔ اور جبکہ آئینہ بھی ایک تصویر بناتا ہے تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اسے ناجائز قرار نہ دیا جائے لہٰذا ثابت ہوا کہ شریعت نے مشرکوں کے ہاتھ کے ناپاک فعل اور سائنس کے طبعی اور مفید نتائج میں فرق ملحوظ رکھا ہے۔

بلکہ حق یہ ہے کہ اگر شرک مقصود نہ ہو تو ایک طرح بتوں کے رنگ میں کوئی چیز تیار کرنا بھی اسلام میں منع نہیں ہے۔ مثلاً احادیث اور تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عرب لڑکیوں میں گڑیوں کے کھیل کا عام رواج تھا۔ حتیٰ کہ تاریخ میں آتا ہے کہ جب حضرت عائشہ رضؓ کی شادی ہوئی۔ تو چونکہ ان کی عمر ابھی چھوٹی تھی۔ تو ان کی تفریح کے لئے ان کے ساتھ چند گڑیاں بھی بھجوائی گئیں تھیں اور وہ بھی کبھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکان میں ان گڑیوں سے اپنا دل بہلا لیا کرتیں تھیں۔ چنانچہ صحیح مسلم میں آتا ہے کہ:۔

"کنت العب بالبنات
فی بیتہ وھن اللعب"

"یعنی (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ) میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کبھی کبھی گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی"۔

پس جب معصوم نیت کے ساتھ جس میں شرک کا کوئی شائبہ نہ ہو گڑیا تک بنانی جائز ہے۔ جو عملاً ایک بُت ہوتی ہے۔ اور بتوں کے رنگ میں ہاتھ سے بنائی جاتی ہے۔ تو ایک قدرتی اور طبعی طریق پر فوٹو اتارنا کیوں جائز نہیں سمجھا جا سکتا۔ بات یہ ہے کہ فوٹو کو حرام قرار دینا صرف موجودہ زمانہ کے تنگ نظر مولویوں کا کام ہے۔ ورنہ دراصل فوٹو میں کوئی بھی ایسی بات نہیں۔ جو شریعت کے کسی حکم سے ٹکراتی ہو۔ بلکہ حق یہ ہے کہ اس ایجاد نے دنیا کے بہت سے میدانوں میں انسانیت کی نہایت قیمتی خدمت سرانجام دی ہے۔ مثلاً بیماریوں کے علاج میں فوٹو گرافی کی قدر و قیمت ظاہر و عیاں ہے۔ جسے آج کا ہر پڑھا لکھا بچہ تک جانتا ہے۔ اسی طرح مجرموں کا سراغ لگانے میں فوٹو گرافی کے ذریعہ بہت بھاری فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ اسی طرح مختلف حکومتوں کے شہریوں کی شناخت کے لئے پاسپورٹوں میں فوٹوؤں کا اندراج کئی قسم کے فتنوں کے انسداد کا موجب ہوتا ہے۔ اور اسی طرح کے کئی اور ضروری اور اہم فوائد ہیں۔ جو فوٹو گرافی سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ مسیحی لوگ تو حضرت عیسے علیہ السلام کی معصومانہ تصویر بنا کر یا ان کی صلیب کا ہولناک نظارہ کھینچ کر اور پھر فوٹو گرافی کے ذریعہ ان تصویروں کو دنیا میں پھیلا کر بھاری تبلیغی فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ تو پھر کیوں نہ مسلمان اولیا کی تصویروں سے بھی اس قسم کے حالات میں تبلیغی فائدہ اٹھایا جائے آج کی دنیا قیافہ شناسی میں بہت ترقی کر چکی ہے۔ اور سمجھدار لوگ بعض اوقات محض ایک بزرگ کی تصویر دیکھ کر ہی اس کی روحانیت کا اندازہ کر لیتے ہیں۔ پس دینی اور دنیوی جس لحاظ سے بھی دیکھا جائے فوٹو گرافی ایک نہایت مفید ایجاد ہے۔ اور اس سے اپنے آپ کو محروم کرنا مسلمانوں کی قومی اور ملی طاقت کو کمزور کرنے کے مترادف ہے وانما الاعمال بالنیات ولکل امرءٍ مانوی۔

دراصل شریعت کے بنیادی اصولوں پر غور نہیں کیا گیا۔ ورنہ اگر تھوڑے سے تامل سے کام لیا جاتا۔ تو یہ بات بڑی آسانی سے سمجھ آسکتی تھی۔ کہ جہاں شریعت نے بعض ایسی چیزوں سے روکا اور انہیں حرام قرار دیا ہے۔ جو اپنی ذات میں نقصان دہ اور ضرر رساں ہیں۔ وہاں مزید احتیاط کے طور پر بعض ایسی باتوں کے متعلق بھی متنبہ کر دیا ہے۔ جو اپنی ذات میں تو ضرر رساں نہیں۔ مگر کسی دوسری ضرر رساں چیز کو تقویت پہونچانے میں بالواسطہ مدد دیتی ہیں۔ مثلاً حدیث سے ثابت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے شراب حرام قرار دی تو ساتھ ہی اس قسم کے برتنوں کا استعمال بھی منع کر دیا جن میں عرب لوگ اس زمانہ میں عموماً شراب پیا کرتے تھے۔ تاکہ مسلمانوں کے ذہن نہ صرف شراب سے بلکہ اس کے لوازمات سے بھی کلی طور پر کٹ جائیں۔ لیکن جب دو چار سال کے بعد آپ نے دیکھا۔ کہ مسلمانوں میں شراب سے کامل ذہنی انقطاع پیدا ہو چکا ہے۔ تو آپ نے انہیں فرمایا۔ کہ اب بے شک تم ان برتنوں کو استعمال کر لیا کرو۔ کیونکہ میری غرض ان برتنوں کو ناجائز قرار دینا نہیں تھی۔ بلکہ شراب کی یاد کو تازہ رکھنے والی چیزوں سے تمہارے دل و دماغ کو دور کرنا اصل مقصود تھا۔ اور اب چونکہ یہ غرض حاصل ہو چکی ہے۔ تو گو شراب تو بہر حال منع ہی رہے گی کیونکہ اس کی حرمت بالذات مقصود ہے۔ مگر اب اس قسم کے برتنوں کے استعمال میں ہرج نہیں چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"نھیتکم عن الاشربۃ فی
ظروف الادم فاشربوا
فی کل وعاء غیر ان لا
تشربوا مسکراً" (صحیح مسلم)

"یعنی میں نے تمہیں بعض خاص قسم کے برتنوں کے استعمال سے منع کیا تھا۔ لیکن اب تم ہر قسم کا برتن استعمال کر سکتے ہو۔ مگر بہر حال شراب ہرگز نہ پیو"

اسی طرح مثلاً حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شروع میں یہ دیکھ کر کہ قبروں پر مسلمانوں کا جانا شرک کا موجب بن سکتا ہے ارشاد فرمایا کہ مسلمان قبروں کی زیارت کے لئے نہ جایا کریں۔ لیکن جب دیکھا کہ قوم اس قسم کے شرک کے خطرہ سے محفوظ ہو چکی ہے۔ تو پھر آپ نے خود فرمایا کہ:۔

محبوسین سندھ کے لئے درخواست دعا

محمد آباد سندھ کے جو احمدی نوجوان قتل کے الزام میں محبوس ہیں۔ ان کے مقدمہ کی آخری سماعت ۲۶ اگست کو ہوگی۔ احباب ان مخلص نوجوانوں کی باعزت رہائی کے لئے درد دل سے دُعا فرمائیں۔

نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا (صحیح مسلم)

"یعنی میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا۔ مگر اب وہ غرض حاصل ہو چکی۔ اسلئے اب تم بے شک نیک لوگوں کی قبروں پر زیارت اور دعا کے لئے جایا کرو۔ کیونکہ اس سے دلوں میں خشیت پیدا ہوتی ہے"

اوپر کی مثالوں سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ حرمت دو قسم کی ہوتی ہے ایک ذاتی جیسے کہ شرک اور شراب کی حرمت ہے جو بالذات مقصود ہے۔ اور دوسرے نسبتی جیسے کہ شروع میں قبروں پر جانے سے روکا گیا یا جیسے کہ اس قسم کے برتنوں کا استعمال سے منع کیا گیا۔ جن میں عرب لوگ شراب پیا کرتے تھے۔ حالانکہ یہ چیزیں اپنی ذات میں بُری نہیں ہیں اس کے علاوہ اوپر کی مثالوں سے یہ بات بھی قطعی طور پر ثابت ہوتی ہے۔ کہ اصل حرمت وہی ہے جو ذاتی ہو اور بالذات مقصود ہو۔ مگر اسکے مقابل پر نسبتی حرمت اصلی نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ بالذات مقصود ہوتی ہے۔ بلکہ بعض اوقات حالات کے بدلنے سے بدل بھی جاتی ہے۔ ورنہ یہ کسی طرح ممکن نہیں تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قبروں کی زیارت اور شراب کے برتنوں کو ایک دفعہ ممنوع قرار دے کر پھر جائز قرار دیتے۔ پس فوٹو کا سوال اوّل تو [illegible] کے اس فتویٰ کے ماتحت آتا ہی نہیں جو بت تراشی یا ہاتھ سے تصویر بنانے کے متعلق دیا گیا ہے۔ کیونکہ بت تراشی اور تصویر کشی ہاتھ کی صنعت ہیں۔ مگر فوٹو نیچر کے حکیمانہ قانون کا اسی طرح کا طبعی نتیجہ ہے۔ جس طرح کہ آئینہ کے سامنے کی تصویر نیچر کے ایک قانون کا طبعی نتیجہ ہوتی ہے۔ دوسرے اصل چیز جس کی وجہ سے بت تراشی اور تصویر کشی منع کی گئی شرک ہے۔ پس جب حالات کے بدل جانے سے شرک کا احتمال بالکل باقی نہ رہے تو ذاتی حرمت والی چیز تو بہرحال منع ہی رہے گی لیکن نسبتی حرمت والی چیز کا حکم بعض صورتوں میں بدل جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل اکثر غیر احمدی علماء بھی جو آج سے چند سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کے فوٹو کھنچوانے پر اعتراض کیا کرتے تھے۔ اب وہ فوٹو کو جائز قرار دیتے ہیں۔ بلکہ بیشتر نامور مولوی صاحبان خود اپنے فوٹو اتروا کر اسکے جواز پر مہر تصدیق ثبت کر چکے ہیں۔

باینہمہ ایک احتیاط ضروری ہے۔ [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی تاکید فرمائی ہے۔ اور وہ یہ کہ چونکہ اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین کے فوٹو اتروانے میں ایک طرف یہ خطرہ ہو سکتا ہے کہ کسی زمانہ میں ایسے فوٹوؤں کی کثرت جاہل لوگوں کے لئے شرک کی محرک بن جائے۔ اور دوسری طرف ان کی کثرت غافل لوگوں کے دل میں بے حرمتی کا دروازہ بھی کھول سکتی ہے۔ اسلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ تاکیدی فتوےٰ تھا کہ اول تو ایسے فوٹو صرف کسی جائز ضرورت کے لئے تیار کروائے جائیں اور پھر باوجود اسکے یہ مزید احتیاط بھی رکھی جائے کہ وہ غیر ذمہ وار لوگوں یا بچوں کے ہاتھ میں پڑ کر گلی کوچوں میں خراب نہ ہوں۔ چنانچہ جب ایک احمدی دوست نے سادہ پوسٹ کارڈوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوٹو کثیر تعداد میں چھپوایا اور ان دوست کی غرض یہ تھی کہ جماعت کے افراد غیر احمدیوں کے ساتھ خط و کتابت کرتے ہوئے ان پوسٹ کارڈوں کو استعمال کریں۔ تو اطلاع ملنے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان تمام پوسٹ کارڈوں کو تلف کروا دیا اور فرمایا کہ ہم نے تو ایک جائز تبلیغی غرض کے ماتحت فوٹو کھچوایا تھا۔ اور یہ بالکل مناسب نہیں کہ اس قسم کے فوٹوؤں کو اس طرح عام کرکے غیروں کے گلی کوچوں میں پھینکا جائے (فتاویٰ احمدیہ)

خلاصہ کلام یہ کہ:۔

(۱) بت تراشی اور شرک کی نیت سے تصویر کشی بہرحال منع ہے اور اسکی حرمت مستقل ہے جو ہر حال میں مقصود ہے۔

(۲) فوٹو کھنچوانا چونکہ تصویر کشی سے بالکل جداگانہ چیز ہے۔ اور قدرت کے قانون کا حکیمانہ اور طبعی نتیجہ ہے۔ اسلئے وہ بت تراشی یا تصویر کشی کی حرمت کے حکم کے ماتحت نہیں سمجھا جا سکتا

(۳) فوٹو تو در کنار گڑیا وغیرہ کا بنانا بھی جو بظاہر بت کی شکل رکھتی ہے اسلام میں منع نہیں۔ کیونکہ نہ تو اس میں شرک کی نیت ہوتی ہے اور نہ ہی اسکے ذریعے شرک پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے

(۴) اصل حرمت ذاتی حرمت ہے۔ جیسے کہ مثلاً شرک، شراب اور زنا وغیرہ حرام قرار دیئے گئے ہیں۔ مگر وہ چیزیں جن میں ذاتی حرمت کا پہلو نہیں پایا جاتا بلکہ صرف نسبتی حرمت کا پہلو پایا جاتا ہے۔ ان کی حرمت بالذات مقصود نہیں ہوتی۔ اور وہ حالات کے بدلنے سے بدل سکتی ہے۔ جیسا کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب کے برتنوں اور قبروں کی زیارت کے حکم کو بدل دیا۔

(۵) باینہمہ مومن کا یہ کام ہے کہ حتی الوسع احتیاط کے پہلو کو مقدم کرے اور بلا کسی حقیقی ضرورت کے ایسا قدم نہ اٹھائے۔ جو دوسروں کے لئے لغزش کا موجب ہو۔

میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے لائلپور کے دوست میری اس مختصر تحریر کو کافی خیال کرینگے اور اسی طرح ان کے غیر احمدی دوست بھی میری اس تحریر سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ جو فوٹو کو بت تراشی یا تصویر کشی کے حکم کے ماتحت لا کر قطعی حرام قرار دیتے ہیں مگر جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ یہ میرا ذاتی خیال ہے۔ جو میں نے اس جگہ درج کیا ہے۔ کیونکہ میں مفتی نہیں اور اس بات کا حق نہیں رکھتا کہ جماعت کی طرف سے کوئی فتویٰ جاری کروں۔

واللہ اعلم ولا علم لنا الا ما علمنا اللہ

نوٹ:۔ جو باتیں میں نے اسجگہ لکھی ہیں ان سب کے مفصل حوالے موجود ہیں اور ضرورت پر تفصیلاً پیش کئے جا سکتے ہیں (خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور)

۲۲ اگست ۱۹۴۸ء

کارگذاری مجالس خدام الاحمدیہ ماہ مارچ

حسب ذیل مجالس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ماہ مارچ کی رپورٹ موصول ہوئی مجلس کراچی مجلس مرکزی سندھ۔ مجلس محمود آباد جہلم۔ مجلس پینگارڈی۔ مجلس کوئٹہ۔ مجلس راولپنڈی و مجلس جمشید پور۔ جن کی کارگذاری حسب ذیل ہے۔

شعبہ تعلیم۔ کراچی کے ۶ اخدام جہلم کے ۱۲ خدام باقاعدہ ترجمۃ القرآن کلاس جو مقامی طور پر جاری ہیں۔ ترجمہ قرآن کریم سیکھ رہے ہیں۔ باقی مجالس کی طرف سے کوئی معین رپورٹ نہیں ہے۔

شعبہ تبلیغ۔ مجلس کراچی کوئی نمایاں کام نہیں ہے۔ ہر ہفتہ تبلیغی جلسے ہوتے ہیں۔ جن میں خدام تبلیغی مضامین پہ تقاریر کرتے ہیں۔ جماعت کی طرف سے مطبوعہ ۱۰۰۰ ٹریکٹوں کی تقسیم میں امداد کی گئی۔ مجلس پینگارڈی کے زیر تبلیغ ۵ افراد ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۰ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ دوست وفود کی شکل میں باہر تبلیغ کے لئے جاتے رہے۔

مجلس کوئٹہ کے زیر تبلیغ ۱۰ افراد ہیں۔ ۱۰ کتب اور ۱۰ ٹریکٹ غیر احمدیوں کو پڑھنے کے لئے دیئے گئے۔ مجلس جمشید پور کے زیر تبلیغ صرف دو افراد ہیں۔

وقارِ عمل۔ مجلس کراچی نے ایک وقارِ عمل منایا۔ پینگارڈی کی مجلس نے ۲۲ وقار عمل منائے۔ مجلس کوئٹہ نے ۳ وقار عمل منائے۔ راولپنڈی نے ۳ وقار عمل منائے۔ جمشید پور دو وقار عمل۔ بالعموم راستوں کی درستی، صفائی و تعمیری کام کئے گئے۔

خدمت خلق۔ اس سلسلے میں جماعت کراچی نے نمایاں کام کیا۔ ۷ احمدیوں کو تجارتی لائسنس حاصل کرکے دیئے گئے۔ مجلس کی کوشش سے ۱۰ ملازمتیں حاصل کرکے دی گئیں۔ ایک غیر احمدی کی پچاس روپے سے امداد کی گئی۔ ۳۲۰ کمبل صدر انجمن کو خرید کر بھجوائے گئے۔ ۳ احمدی بزرگوں کے لئے بکنگ کی سہولت بہم پہنچائی۔

مجلس جہلم نے مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ گندم کی کٹائی میں امداد دی۔ پینگارڈی ایک مولوی صاحب کے کنوئیں کی صفائی کی گئی۔

مجلس راولپنڈی ایک غیر احمدی مستحق کو ملازمت دلوائی گئی۔ ایک بیمار کو دوائی مہیا کی گئی۔ ریلوے سٹیشن پر ایک مظلوم کا جس کی نقدی و زیور چرا لیا گیا تھا بروقت امداد کرکے مجرم کو پولیس کے حوالے کر دیا اور مال برآمد کرایا۔

۔۔ مجالس راولپنڈی۔ کنری۔ جہلم میں خدام ملکی دفاع کی ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔ مجالس سے درخواست ہے کہ رپورٹ میں معین کام درج کیا جاوے۔ یہ لکھنا کہ وہ کوشش کر رہے ہیں۔ یا پروگرام بنا رہے ہیں۔ بے معنی ہے۔ اصل کام کے اعداد و شمار دیئے جاویں۔

(نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایفائے عہد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

اس وقت میں [illegible] دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ان میں سے کوئی یہ چاہتا ہے۔ کہ وہ کونسا کام کرے۔ کہ اسے پتہ لگ جائے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کر رہا ہے۔ تو وہ علاوہ اور اصلاح کے اپنے مال کے کم از کم ۱/۱۰ حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ ۱/۳ حصہ کی وصیت کرے۔ اگر اس کا گذارہ تنخواہ پر ہو تو تنخواہ کے حصہ کی کرے اور اگر جائداد کی آمدنی پر ہے۔ تو اس کی کرے اور اسکے بعد وہ خدا تعالےٰ کے حضور انہی لوگوں میں دکھا جائے گا۔ جو ایفائے عہد کرتے ہیں (الفضل ۱۵ مئی ۱۹۲۸ء) (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطاب

مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ سے

انبیاء کی جماعتیں ہمیشہ تلواروں کے سایہ تلے بڑھتی اور ترقی کرتی ہیں

(مرتبہ سلطان احمد صاحب مولوی فاضل)

۹ر اگست ۱۹۴۸ء عید الفطر کے روز چھ بجے شام خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک فروٹ پارٹی دی۔ تلاوت و نظم کے بعد جناب عیسےٰ جان صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں ایک ایڈریس پیش کیا۔ جس میں خدام الاحمدیہ کے مختلف شعبوں کے متعلق اپنی کارگذاری کا مختصراً ذکر کرنے کے بعد حضور سے راہنمائی فرمانے اور دعا کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ اس ایڈریس کے جواب میں حضور نے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ جس میں حضور نے خدام الاحمدیہ کوئٹہ کو مختلف ہدایات سے سرفراز فرمایا۔ مفصل تقریر انشاء اللہ بعد میں پیش کی جائے گی۔ سردست اس تقریر کا خلاصہ ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔

ایڈریس میں جن کاموں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ میں خوش ہوں کہ خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے ان کاموں کے کرنے کی کوشش کی ہے۔

لیکن میں ان کی توجہ اس طرف پھیرنا چاہتا ہوں کہ جس کام کے لئے ہم کھڑے ہوئے ہیں۔ وہ اتنا عظیم الشان ہے کہ اسکے لئے یہ کوششیں کافی نہیں ہیں۔ دشمن ہمارے مقصد کو نہیں سمجھتا تو وہ معذور ہے اگر وہ عدم واقفیت کی وجہ سے ہماری مخالفت کرتا ہے تو کوئی حرج کی بات نہیں وہ تو اس پر غور کرنا ہی نہیں چاہتا یا اگر غور کرتا ہے تو تعصب کی وجہ سے وہ صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن اگر ہم بھی اپنے مقصد کو نہ سمجھیں اور ہمارا بھی رویہ ایسا ہی ہو کہ ہم اپنے مقصد کو سمجھنے کی کوشش نہ کریں تو یقیناً ہم پر افسوس ہو گا۔ ہمارا دعوےٰ ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہمارا دعوےٰ سچا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اسلام کی نازک حالت کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ آپ کی جماعت کے ذریعہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو پھر سے دنیا میں قائم کر دے۔ یہ مقصد ہے جس کے لئے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے۔ اور جس کی خدا تعالےٰ ہم سے امید کرتا ہے یہ معمولی چیز نہیں ایک انسان کے لئے تو ایک انسان کی اصلاح بھی ناممکن ہوتی ہے مگر ہم نے تو تمام دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ جب اسلام پھر غالب آ جائیگا۔ تو ہر انسان اس میں فخر محسوس کرے گا کہ وہ اسلام کی تعلیم پر عمل کرے۔ لیکن جب تک اسلام غالب نہیں آتا۔ ہمیں بڑی بڑی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ ہمیں اپنے نفسوں کو مارنا ہو گا۔ جب تک ہم اپنے نفسوں کو مار کر موجودہ رسم و رواج کے خلاف اپنے آپ کو نہیں ابھاریں گے۔ جب تک دریا کی دھار کے خلاف تیرنے کی کوشش نہ کریں گے۔ جب تک ہم ملامت کی تلوار کے نیچے اور ہنسی اور مذاق کی تلوار کے نیچے اپنے سر دھرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں پاتے جب تک ہم سیاسی لوگوں کے اعتراضات کی تلوار کے نیچے اپنے سر دھرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں پاتے۔ جب تک ہم مذہبی اور فلسفی لوگوں کے اعتراضات کی تلوار کے نیچے سر دھرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار نہیں پاتے۔ اس وقت تک ہمیں اس عظیم الشان مقصد کے پورا ہونے کی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔

دنیا میں ایسی کوئی قوم نہیں گذری جس نے میٹھی میٹھی باتوں سے دنیا کو فتح کر لیا ہو۔ قومیں ہمیشہ تلواروں کے سایہ تلے بڑھتی اور ترقی کرتی ہیں۔ انہیں دوسرے لوگوں کے اعتراضات برداشت کرنے ہی پڑتے ہیں۔ پس اپنے آپ کو اس کا اہل بناؤ۔ جب تک آپ خدا اور اسکے رسول کے دیوانے نہیں بن جاتے۔ جب تک موجودہ فیشن اور علوم کی رو کو اور رسم و رواج کو کچلنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتے۔ جب تک تم اسلامی تعلیم کو جاری کرنے کے لئے تیار نہیں ہو جاتے۔ اس وقت تک اسلامی احکام کو ایک غیر مسلم کبھی بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہو گا۔

نماز کس عمر سے شروع کرنی چاہیئے؟

حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"مروا اولادکم بالصلوٰۃ وھم ابناء سبع سنین واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر سنین وفرقوا بینھم فی المضاجع" (ابوداؤد)

یعنی اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو۔ جب کہ وہ سات سال کے ہوں۔ اور ان کو نماز پڑھنے پر سزا دو۔ جب کہ ان کی عمر ۱۰ سال کی ہو۔ اور ان کو بستروں میں علیحدہ علیحدہ سلایا کرو۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

ضروری اعلان بابت مضامین جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ پر تقاریر کے لئے مضامین زیر تجویز ہیں۔ احباب جماعت سے استدعا ہے کہ وہ ہمیں ۵ ستمبر سے قبل اطلاع بھجوائیں۔ کہ کس قسم کے مضامین کی آج کل وہ ضرورت سمجھتے ہیں اور کس قسم کے اعتراضات مخالفین کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ تا ان امور کو فیصلہ کرتے ہوئے ملحوظ رکھا جاوے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ ۸ امیکلیگن روڈ لاہور)

ضروری اعلان برائے اطلاع جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد

صوبہ سرحد کی احمدیہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تا اعلان ثانی مرزا غلام حیدر صاحب آف نوشہرہ ہی امارت پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کے فرائض سرانجام دینگے

(ناظر اعلےٰ)

تحریک جدید کے چندے میں اضافہ

کوئٹہ سے قاضی حبیب الدین احمد صاحب جن کا وعدہ تحریک جدید میں -/۲۰۰ ہے۔ لکھتے ہیں میں اپنی اس رقم کو بڑھا کر چار صد روپیہ کر رہا ہوں۔ کیونکہ میرا اللہ تعالےٰ سے عہد ہے کہ میں تحریک جدید میں اپنی ایک ماہ کی آمد کے برابر دیا کروں گا۔ اب اللہ تعالےٰ نے ترقی عطا فرمائی ہے۔ اسلئے میں اس میں اضافہ کر رہا ہوں اللہ تعالےٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ مجھے اس قدر ترقی عطا فرمائے کہ اپنے مرحوم بھائی ڈاکٹر فیروز الدین احمد صاحب مرحوم و مغفور عدن والے جتنا چندہ تحریک جدید دے سکوں۔ تا ان کے فوت ہو جانے سے جو سلسلہ کو نقصان ہوا ہے۔ خدا توفیق دے کہ میں اسکی تلافی کر سکوں ڈاکٹر صاحب مرحوم (اللہ تعالےٰ ان کو غریق رحمت فرمائے۔ آمین) ہر قسم کی مالی قربانیوں میں دل کھول کر حصہ لیتے تھے اور وعدے کے ساتھ ہی ادا بھی فرماتے تھے۔ چنانچہ تیرھویں سال کا وعدہ دسمبر ۱۹۴۶ء میں کیا اور ساتھ ہی -/۱۰۱۴ بھیج کر لکھا کہ اس سال مالی مشکلات بہت ہیں مگر دل نہیں چاہتا۔ کہ جو قدم اٹھ چکا ہے اسے پیچھے ہٹایا جائے۔ میں نے کچھ روپیہ تعمیر مکان کے لئے رکھا تھا۔ خطبہ پڑھنے کے بعد دل نے کہا۔ کہ یہاں مکان تو جب بنے گا۔ بنے گا۔ مکان کے روپیہ میں سے تحریک جدید کا چندہ دے کر جنت میں مکان بنا لو۔ چنانچہ آپ نے اس روپیہ میں سے -/۱۰۱۴ تیرھویں سال کا دسمبر ۱۹۴۶ء میں ادا فرمایا۔

جن کو اللہ تعالےٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے انہیں اضافہ کر کے دینا چاہیئے۔ بلکہ وہ جو کسی غفلت یا سستی کے سبب نہیں دے سکے۔ وہ اب بطور کفارہ مع اضافہ جلد سے جلد ادا کریں۔ وقت کم ہے۔ سال خاتمہ کے قریب آ گیا احباب خاص توجہ فرماویں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

درخواست دعا

میرا لڑکا عزیز لطیف احمد بعمر ۱۲ سال عرصہ دو تین ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ اسکے کان سے پیپ بہتی ہے اور کھانسی اور زکام بھی بہت زیادہ ہے۔ اس کا منہ پک گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کے منہ سے ہر وقت رالیں ٹپکتی رہتی ہیں۔ بزرگان سلسلہ احمدیہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ میرے لڑکے کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے جلدی صحت عطا فرمائے اور درازی عمر عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار محمد شریف ڈاک آف ماگٹ اوچھ واقف زندگی لاہور

مشرقی افریقہ میں اشاعتِ اسلام

رپورٹ احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ ماہ جون ۱۹۴۸ء

۸۱ (اکیاسی) افریقن کا قبول احمدیت

از مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ

تحریری کام

عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار ایک ہفتہ کے لئے تن ٹینگا کے علاقہ میں گیا۔ اور بقیہ سارا عرصہ ٹبورا میں گذارا۔ اور حسب ذیل تحریری کام کیا گیا۔ اٹھاسی خطوط لکھے گئے۔ ان خطوط میں علاوہ مرکزی خط و کتابت کے مقامی جماعتوں اور تبلیغ کیلئے جو خط و کتابت کی گئی وہ شامل ہے۔ ان خطوط میں ڈائریاں بھی شامل ہیں جو باقاعدہ وکیل التبشیر صاحب کو بھجوائی جاتی رہیں۔ علاوہ ان خطوط کے پانچ مضمون ایک سواحیلی زبان میں اور بقیہ چار اردو میں لکھے گئے۔ جو "بشر" کالم میں آئے۔ سواحیلی مضمون کہ کیا اسلام کی اشاعت کے لئے جنگیں کی گئیں۔ مقامی سواحیلی اخبار "بن فلسطین" کے عنوان سے ایک عیسائی نے مضمون لکھا تھا جس میں اس نے لکھا کہ مسلمانوں اور آنحضرت صلعم نے اسلام کی اشاعت کے لئے بڑی بڑی جنگیں کیں اور بھاری تعداد میں لشکر روانہ کئے۔ اس کے جواب میں اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت پیش آئی دوسرے مضامین "مشرقی افریقہ میں گراؤنڈ نٹ سکیم" "خرطوم سے کیپ ٹاؤن تک" گراں قدر عطیہ اور دلچسپ "سیاسی حالات" "کینیا کالونی کی لیجسلیٹو کونسل میں مسلمانوں کی پوزیشن" کے عنوانوں میں اردو میں الفضل میں لکھ کر روانہ کئے گئے۔ علاوہ ازیں برادرم معلم امری عبیدی نے "اسلام اور دیگر مذاہب" کا ترجمہ سواحیلی زبان میں مکمل کر لیا معلم امری صاحب نے یہ ترجمہ انگریزی سے سواحیلی میں کیا ہے۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ اصل اردو مضمون کو سامنے رکھ کر اس ترجمہ کی نظر ثانی خاکسار خود کریگا یہ ترجمہ ٹائپ ہو کر اکہتر صفحات میں آیا ہے۔ اس عرصہ میں خاکسار نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی کتاب "احمدیت یا حقیقی اسلام" کے سواحیلی ترجمہ کے مسودہ کی نظر ثانی اور تصحیح اور لفظی عنوانوں اور قرآنی آیات کے ترجمہ کے کام کو بھی شروع کیا۔ اردو کتاب کے پچاس صفحات کے مضمون کے برابر نظر ثانی کی گئی اور ساتھ کے ساتھ بغرض طباعت ٹائپ بھی کروایا جارہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف ضرورت الامام کا اردو سے سواحیلی میں ترجمہ کے کام کو بھی شروع کیا۔ پانچ صفحات کے مضمون کا ترجمہ کر لیا گیا۔ اس کے علاوہ ایک مختصر رسالہ "روزہ" "ہدایات حقیقت" کے عنوان پر سواحیلی زبان میں تیار کر کے بغرض طباعت پریس میں روانہ کیا گیا۔

دیہات میں تبلیغ

دیہات میں تبلیغ کے کام کے سلسلہ میں ٹبورا کے افریقن احمدیوں نے پندرہ پندرہ دن تبلیغ کے لئے وقف کئے ہیں۔ ان میں سے ایک گروپ نے جو چھ افریقن پر مشتمل تھا۔ انیس دیہات کا دورہ کیا۔ چھ سو ستر آدمیوں کو تبلیغ اور لٹریچر تقسیم کیا۔ بعض جگہ سخت مخالفت ہوئی اور دھکے دے کر لوگوں نے گاؤں سے نکال دیا۔ عیسائی لامذہب اور مسلمان اس وفد کے زیر تبلیغ رہے۔ برادرم مولوی جلال الدین صاحب قمر اور معلم امری عبیدی نے چھ دیہات کا دورہ کیا۔ ان میں سے بعض دیہات ایک سے زیادہ مرتبہ جانے کا موقعہ ملا۔ ٹبورا کے مختلف محلوں میں بھی افریقن کو جاکر تبلیغ کی۔ ایک موقعہ تینتیس میل کے سفر سائیکلوں پر اور پیدل کیا۔ ایک سو اٹھارہ آدمیوں کو تبلیغ کی اس میں سلسلہ و اسلام کا لٹریچر تقسیم کیا۔ برادرم عبد الکریم صاحب شرما اور حکیم محمد ابراہیم صاحب نے بھی بعض ملحقہ دیہات کا دورہ کیا۔ یہ وہ دیہات ہیں جو پانچ چھ میل کے دائرہ کے اندر ہیں۔ ٹبورا۔ ریلوے سٹیشن۔ ٹبورا ریلوے سکول اور ایروڈروم میں بھی حکیم صاحب اور برادرم شرما صاحب ٹرین اور سکول کے طلبہ اور دیگر افریقن میں [illegible] لٹریچر تقسیم کرنا کے انہیں تبلیغ کی۔ حکیم صاحب جون کے دوسرے ہفتہ میں ٹبورا آئے۔ پہلے دس دن میں آپ نے ٹانگہ کے ملحقہ دیہات میں افریقن کو تبلیغ کی۔ علاقہ کسموں میں چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی برادرم مولوی محمد منور صاحب اور برادرم سید ولی اللہ شاہ صاحب نے دس دیہات کا سفر کیا اور ان میں سے بعض دیہات کا بار بار چکر لگایا۔ کل سفر ان مبلغین نے پانچسو میل پیدل اور لاریوں وغیرہ پر کیا۔ اور چار سو زائد افریقن کو تبلیغ کی نیز ان میں لٹریچر بھی تقسیم کیا۔ نیروبی میں مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر آنکھوں کے علاج کرواتے رہے اور انہوں نے اس ماہ اپنے کام کرنے کی کوئی ڈائری نہیں بھیجی۔ چوہدری عنایت اللہ خان صاحب خلیل نے گیارہ وغیرہ نیروبی۔ اردگرد کی افریقن آبادی کے محلوں کا دورہ کیا۔ تین سو سے زیادہ سواحیلی اشتہار ان میں تقسیم کئے۔ شہر سے باہر پندرہ بیس میل کے فاصلہ پر انگریز گوشت فیکٹری میں بھی گئے۔ وہاں کے انگریز نائب اور افریقن کو لٹریچر دیا۔ یوگنڈا کے مبلغ مولوی نور الحق انور نے کمپالا کے علاوہ جنجہ۔ نیز [illegible] میں افریقن اور انڈین کو سلسلہ کا لٹریچر دیا۔ اور تبلیغ کی۔

جیلوں میں تبلیغ

جیلوں میں تبلیغ کا کام حسب دستور اس ماہ بھی جاری رہا۔ خاکسار نے ٹبورا کے انڈین و افریقن جیلوں میں دو لیکچر "روزہ اور اس کی حقیقت" اور "گناہ کی حقیقت" پر دیئے۔ باقی ہفتوں میں تین مرتبہ برادرم شرما صاحب اور حکیم محمد ابراہیم صاحب قیدیوں میں تبلیغ و تعلیم کیلئے جاتے رہے۔ اور مختلف تربیتی مضامین پر تقریریں کیں۔ اس ماہ سے نیروبی کی سنٹرل جیل میں مکرم مولانا خلیل صاحب نے قیدیوں میں جا کر انہیں اخلاقی مذہبی تعلیم دینے کی اجازت حاصل کر لی ہے۔ اس عرصہ میں آپ وہاں دو دفعہ گئے۔

درس و تدریس

درس و تدریس کا باقاعدہ سلسلہ ٹبورا میں جاری رہا بعد نماز مغرب حدیث شریف کا درس اور بعد نماز صبح قرآن کریم کا درس ہوتا ہے۔ جو مبلغین ٹبورا باری باری دیتے رہے۔ کیا رہیں تفسیر کبیر کا درس جاری رہا۔ وقتاً فوقتاً بعض غیر احمدی دوست بھی اس میں شریک ہوتے ہیں۔ مولوی نور الحق صاحب انور کے علاوہ مکرم ڈاکٹر لعل دین صاحب بھی درس دیتے رہے۔ نیروبی میں روزانہ بعد نماز درس تذکرہ اور ہر ہفتہ [illegible] دن میں تفسیر کبیر اور ہر اتوار کو عورتوں میں قرآن مجید کا درس مولانا خلیل صاحب دیتے رہے۔ نیروبی احمدی مستورات کو روزانہ قرآن کریم با ترجمہ پڑھاتے اور بچوں کو قرآن مجید ناظرہ یسرنا القرآن اور بعض کو با ترجمہ پڑھانے کا کام مولانا خلیل صاحب کرتے رہے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کبھی کبھی آپ ان کی ہفتہ وار مجلس بھی کراتے ہیں اور اس میں خود بھی لیکچر دیتے ہیں۔ جون کے چند ایام بعد مغرب مولانا خلیل صاحب احمدیہ مسجد نیروبی میں حدیث شریف کا درس بھی دیتے رہے۔

افریقن مجالس

اس عرصہ میں افریقن کی مجالس بھی منعقد کی گئیں۔ جو کئی لحاظ سے مفید ثابت ہوئیں۔ کسموں کے علاقہ میں مورخہ ۳ جون عام افریقن احمدیوں کا اجتماع ہوا۔ مبلغین اور افریقن معلمین نے بھی شمولیت کی۔ ٹبورا سے جو افریقن معلم ٹریننگ حاصل کر کے گئے تھے ان کے وطن پہنچنے کی تقریب پر در اصل یہ جلسہ تھا۔ افریقن مبلغوں نے "قادیان کے حالات" اور "ہمارے فرائض" "اسلام اور عیسائیت میں فرق"۔ احمدیت ٹبورا کے احمدیوں اور مرکزی دار التبلیغ سے متعلق تاثرات کے عنوانوں پر تقریریں کیں۔ انچارج کسموں چوہدری عنایت اللہ صاحب کی صدارت میں یہ جلسہ ہوا۔ اور بعض ضروری امور باہمی مشورہ سے طے کئے گئے۔ ٹبورا میں افریقن احمدیوں اور دوسرے احباب کے دو اجلاس مسجد میں ہوئے۔ ہر دو اجلاس معلم یوسف صاحب پریذیڈنٹ جماعت ٹبورا کی صدارت میں ہوئے۔ خاکسار موجود تھا۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ کی تحریک پندرہ روزہ وقف زندگی کے متعلق اور ایک احمدی بنانے کے عہد کے متعلق تقریریں کیں اور سب افریقن سوائے بیماروں اور معذوروں کے اپنے آپ کو اس بات کے لئے وقف کیا کہ وہ پندرہ دن تبلیغ کے لئے باہر دیہات میں جائیں گے۔ اور ایک ایک احمدی کم از کم بنانے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ۔ دوسرے اجلاس میں حکومت ہند سے پروٹسٹ کیا گیا۔ کہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہمارے مقدس پیشوا ہیں اور خدا کے مرسل ہیں جن کے گھر۔ درود اور ہمارے لئے مقدس شعائر ہیں۔ ان مقامات کی بے حرمتی کو ---------- دنیا کی کوئی شریف حکومت ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ اس جلسہ میں قادیان کے تازہ حالات بھی سنائے گئے۔ اور درویشوں کی روزمرہ زندگی سے واقف کیا گیا۔

تقسیم لٹریچر

اس عرصہ میں تقسیم لٹریچر اور فروخت لٹریچر کی طرف بھی کافی توجہ کی گئی۔ عربی رسالہ البشریٰ ٹانگا۔ زنجبار میں مقیم عربوں کے علاوہ ٹانگا۔ ٹنگوبہ اور ٹبورا کے اردگرد رہنے والے عربوں میں تقسیم کیا گیا۔ دار التبلیغ میں آنے والوں کو بھی سواحیلی۔ انگریزی اور عربی لٹریچر دیا جاتا رہا۔ سن رائز انگریزی آمدہ از لاہور کے پرچے بعض مخصوص افریقن کو بذریعہ پوسٹ اور بذریعہ تبلیغ روانہ کئے گئے۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب انچارج کسموں اپنے تازہ خط میں اطلاع دیتے ہیں کہ ایک افریقن کورٹ میں لیکچر دیئے اور جب ٹریکٹ تقسیم کئے تو لوگ اس اشتیاق سے اشتہارات حاصل کرنے کے درپے تھے کہ خود لپک لپک کر ٹریکٹ لیتے تھے اور اس ڈر سے کہ کہیں ٹریکٹ ختم نہ ہو جائیں۔ اکثر ٹریکٹ کو چوہدری صاحب کے ہاتھ سے چھینتے۔ تا وہ محروم نہ رہ جائیں۔ یہ وہ علاقہ ہے۔ جہاں اسلام بالکل نہیں۔ عیسائیوں کے دو بھاری مشن ہیں۔ سیلوینین شاف ہے۔ مشن سکولوں کا جال پھیلا ہوا ہے۔ بفضل خدا یہاں اسلام کی تبلیغ کا کام اب شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک نتائج پیدا کرے۔ آمین۔ اس کے علاوہ کینیا کالونی کے تمام افریقن ڈاکٹروں ضلع کسموں کے تمام چیفس اور لوکل نیٹو کونسل کے ممبران اور ملحقہ ضلعوں کی کونسلوں کے سیکرٹریوں اور افریقن انفارمیشن برٹش سومالی لینڈ کے بعض پولیس آفیسروں اور میکریری کالج یوگنڈا کے ایک طالب علم کو کل سے تبلیغی لٹریچر پر مشتمل پیکٹ بذریعہ ڈاک کسموں احمدیہ مشن سے روانہ کئے گئے۔ ٹانگہ اور دیگر ریلوے سٹیشنوں اور درمیانی مقامات پر احمدی دوستوں اور حکیم محمد ابراہیم صاحب نے سواحیلی کا لٹریچر

تقسیم و فروخت کیا۔ اس عرصہ میں صرف ٹانگہ نیکا میں ہی جو سو شلنگ سے زائد کا لٹریچر فروخت کیا گیا۔ بعض انڈین سکولوں کو اردو کی کتب بھی منگوا کر دینے کا بندوبست کیا گیا۔

متفرقات

کسموں کے علاقہ کے مبلغین کی صحت بالعموم خراب رہتی ہے۔ علی الخصوص چوہدری عنایت اللہ صاحب احباب ان کی صحت کے واسطے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس مخلص نوجوان کو صحت و تندرستی کے ساتھ خدمتِ دین کی بہتر رنگ میں توفیق دے۔ برادرم سید ولی اللہ شاہ صاحب بھی کبھی کبھی وہاں کی آب و ہوا کی خرابی کی وجہ سے بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کی صحت کے واسطے بھی دعا کی درخواست ہے۔ مولوی محمد منور صاحب اور افریقن معلمین وہاں کے مبلغین کی امداد اور محنت سے کام و زبان سیکھنے میں مصروف ہیں۔ برادرم شریف صاحب سواحیلی زبان سیکھنے میں مشغول ہیں۔ برادرم میر ضیاء اللہ صاحب اروشہ میں بسلسلہ تجارت میں مصروف ہیں۔ خدا کے فضل سے میاں محمد یوسف صاحب کے ساتھ مل کر محنت سے کام کر رہے ہیں اور دن بدن ان کے کام میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ برکت دے۔ آمین۔

نئے احمدی

اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و نصرت سے بٹورا اور کسموں کے علاقہ میں کئی ایک افریقن نے اسلام و احمدیت کو قبول کیا۔ ان میں سے اکثریت نو مسلموں کی ہے۔ اور بعض خدا کے فضل سے اچھے لکھے پڑھے نوجوان ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا کرے۔ اور نیک نمونہ اختیار کرنے کی توفیق بخشے اور اسلام و احمدیت کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین ثم آمین

رمضان کے بابرکت ایام ایک دو دن میں شروع ہو رہے ہیں۔ اور جب کہ یہ رپورٹ آپ پڑھ رہے ہوں گے۔ رمضان شروع ہو چکا ہوگا۔ بزرگان سلسلہ سے بالخصوص اور برادران جماعت سے بالعموم درخواست ہے۔ کہ وہ ان بابرکت ایام میں مشرقی افریقہ کے سب مبلغین کے لئے جو انتہائی تنگی و مشکلات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر تبلیغ کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے خاص دعا کریں۔ اس عاجز کے لئے بھی جو ان دنوں کئی ایک تفکرات کی وجہ سے مضطرب ہے۔ دعا کریں۔ مولیٰ کریم اپنے فضل و کرم سے اور خاص الخاص فضل سے ہم سب کو بہتر رنگ میں خدمت احمدیت کی توفیق دے اور ان اعلیٰ مقاصد کو پورا کرنے کی طاقت بخشے جو ہمارے جان و دل سے پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیش نظر ہیں۔ اور ہمیشہ ان کو اپنی حمایت و نصرت میں رکھے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار شیخ مبارک احمد رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

امانت غیر تابع مرضی

گذشتہ سال ماہ اپریل میں مشاورت کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو تحریک فرمائی تھی کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے۔ وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت داخل کر دے۔ تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ .... اور دفتر محاسب کو یہ لکھ کر دے دیں۔ کہ ہم یہ روپیہ لینے سے ایک یا دو تین ماہ پہلے اطلاع دیں گے۔ اور نوٹس دینے کے بعد روپیہ منگوائیں گے۔ ...."

اور ایسی رقوم جو امانت میں جمع ہیں۔ اس کا نام امانت غیر تابع مرضی ہے۔ لیکن احباب کرام سے اکثر دوست جب اس امانت سے روپیہ برآمد کرنے کی خواہش کرتے ہیں۔ تو بغیر کسی نوٹس کے فوری مطالبہ کرتے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا احباب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اس امانت سے روپیہ برآمد کرواتے وقت براہ مہربانی کم از کم ایک ماہ کا نوٹس قبل نظارت بیت المال میں ضرور بھجوا دیا کریں۔ ورنہ عدم تعمیل ارشاد کی شکایت معاف فرمائی جائے۔ (نظارت بیت المال)

درخواست دعا

میرا اکلوتا لڑکا عرصہ ۱/۲ ۱ ماہ سے میعادی بخار سے بیمار ہے۔ سب اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے بخصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور درویشان قادیان کی خدمت میں کہ دعا کریں کہ اللہ رحیم اور کریم میرے بچے کو صحت دے۔ آمین۔

(عنایت اللہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ کریم بخش ضلع سیالکوٹ)

وصیت اور اس کی غرض

حضرت مسیح موعودؑ نے وصیت کا نظام اس لئے قائم کیا ہے کہ مخلصوں کی جماعت کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے۔ جہاں وصیت کے نظام کے ذریعہ اسلام کی اشاعت اور غرباء کی امداد کے لئے روپیہ جمع کیا جا رہا ہے۔ وہاں ہر موصی کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اعمال صالحہ بجا لائے۔ وہ احکام شریعت کی ہتک نہ کرے۔ نماز پنجگانہ بجا لائے۔ روزہ رکھے اور سود کے لین دین سے بچتا رہے (الفضل ۱۹ فروری ۱۹۴۸ء) اس لئے ہر وہ احمدی جو وصیت کرتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ مندرجہ بالا امور کو بجا لائے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار ایک کیس میں بلاوجہ ماخوذ ہو گیا ہے۔ احباب جماعت بزرگان جماعت اور درویشان قادیان سے درد مندانہ دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کڑی آزمائش سے نجات دے اور مجھ پر اپنا فضل و کرم فرمائے۔ (رسید سجاد احمد کوئٹہ)

۲۔ میری والدہ صاحبہ تقریباً ۲ سال سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ لیکن اب ایک ماہ سے بہت زیادہ بیمار ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں (عبد الرشید طالب علم احمدی لیسر بابو عبد الغنی صاحب انبالوی حال لودھراں ضلع ملتان)

ولادت: اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مورخہ ۱۶ اگست ۱۹۴۸ء کو خاکسار کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مولودہ کو درازی عمر صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

(خاکسار تاج الدین قاضی سلسلہ احمدیہ)

لجنہ اماء اللہ چک ۳۰/۱۱ c ضلع منٹگمری

لجنہ اماء اللہ چک ۳۰/۱۱ c ضلع منٹگمری میں سے مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ کی طرف سے مبلغ ۱۵ روپے چندہ لجنہ اماء اللہ وصول ہوا ہے لیکن اس نام کی لجنہ ہمارے رجسٹر میں درج نہیں ہے براہ مہربانی یہ بہنیں اپنی لجنہ کا مکمل پتہ خط و کتابت ارسال فرمائیں۔ اور اپنی لجنہ کو رجسٹرڈ بھی کرا دیں۔

اپنا روپیہ تجارت پر لگا کر فائدہ اٹھائیں

جو احباب اپنا روپیہ تجارت پر لگا کر فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ تو وہ نظارت ہذا سے اس بارہ میں خط و کتابت کریں۔ ضروری شرائط اطلاع ملنے پر بھجوا دی جائیں گی (نظارت بیت المال)

اعلان ضروری

کہا گیا ہے۔ کہ چوہدری عطاء محمد صاحب موضع سکھیوال تحصیل سمرالہ ضلع لدھیانہ قریباً دو سال سے فوت ہو چکے ہیں۔ ان کا ترکہ تقسیم ہو رہا ہے۔ مرحوم کی بیوہ اور چار لڑکے اور ایک لڑکی وارث بتائے جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ان کا کوئی وارث کچھ کہنا چاہتا ہو۔ یا کسی نے مرحوم سے قرض لینا ہو۔ تو پندرہ یوم کے اندر اطلاع دیں۔ ۲۴/۸/۴۸ (تاج الدین۔ قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اعلان

چونکہ نظارت امور عامہ سندھ میں تقسیم اراضی کا کام اپنے ذمہ لے رہی ہے اس لئے اب اراضی کی خرید کے متعلق اپنی کی طرف رجوع فرمائیں۔ بہر حال یہ نادر موقعہ ہے۔ اس لئے اراضی لینے کی کوشش ضرور کریں۔ پھر شاید یہ موقعہ ہاتھ نہ آئے۔ جن جن احباب نے روپیہ میری امانت میں منتقل کرایا ہے۔ وہ روپیہ فوراً واپس لے سکتے ہیں:۔

خان محمد عبد اللہ خان آف مالیر کوٹلہ

سرظفر اللہ خاں پاکستانی وفد کی رہنمائی کرینگے

کراچی ۲۴ راگست۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۱ ستمبر کو پیرس میں ہونے والے اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں جو پاکستانی وفد شریک ہو رہا ہے اس کی رہنمائی پاکستان کے وزیر خارجہ سر محمد ظفر اللہ خاں کریں گے۔

اس وفد کے ممبروں اور مشیروں کے نام زیر غور ہیں۔ اور عنقریب ان کا اعلان کر دیا جائیگا خیال ہے کہ مشرقی بنگال کی طرف سے پاکستان آئین ساز اسمبلی کی ممبر بیگم شائستہ اکرام اللہ بھی اس وفد کی ممبر ہونگی۔

پنڈت نہرو ہندوستانی وفد کی رہنمائی کرینگے

جوہانسبرگ ۲۴ راگست آج ٹرانسوال انڈین کانگرس کی طرف سے پنڈت جواہر لال نہرو سے درخواست کی گئی ہے کہ جب اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی کے پیرس والے اجلاس میں جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کا معاملہ پیش ہو تو وہ خود ہندوستانی وفد کی رہنمائی کریں۔

ہندوستانی اکیڈیمی اصلی روپ میں

الہ آباد ۲۴ راگست۔ ہندوستانی اکیڈیمی کی کونسل نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ سے وہ صرف ہندی کی ترویج و ترقی کا کام سرانجام دے گی۔ کیونکہ وہ صوبے کی سرکاری زبان ہے۔ بتایا گیا ہے کہ صوبائی حکومت نے ہدایت کی تھی کہ اکیڈیمی صرف ہندی کو ترقی دینے کا کام کرے۔ چنانچہ اکیڈیمی نے اپنا نام بھی بدل کر ہندی اکیڈیمی رکھ لیا ہے۔

چار ہزار سرخپوش مسلم لیگ میں شامل ہوگئے

پشاور ۲۴ راگست۔ معلوم ہوا ہے کہ ضلع مردان کے چار ہزار سرخپوشوں نے اپنی وردیاں پولیس کے حوالے کر دیں۔ یہ لوگ مختلف تھانوں میں گئے اور افسروں سے درخواست کی کہ ان کے نام مشتبہ اشخاص کی فہرست سے کاٹ دیئے جائیں کیونکہ وہ سرخپوش جماعت سے تعلقات منقطع کر چکے ہیں۔ اور مسلم لیگ میں شامل ہو گئے ہیں۔

حیدر آباد کے ہندو راجپوت

سلطنت آصفیہ کی حمایت میں لڑینگے

حیدر آباد ۲۴ راگست۔ حیدر آباد کے راجپوتوں کا ایک بڑا جلسہ کل مسٹر جی نارائن کی صدارت میں ہوا انہوں نے حضور نظام اور مملکت آصفیہ سے وفاداری کا حلف اٹھایا نیز ایک ریزولیوشن میں حکومت ہند کی طرف سے عاید کردہ معاشی ناکہ بندی کی بھی شدید مذمت کی گئی۔

سردار پٹیل کو گاندھی جی کے قتل کی سازش کا پہلے سے علم تھا

عدالت میں بمبئی کے وزیر داخلہ کا سنسنی خیز بیان

نئی دہلی ۲۴ راگست۔ آج بمبئی کے وزیر داخلہ مسٹر مرارجی ڈیسائی نے گاندھی جی کے مقدمۂ قتل میں شہادت دیتے ہوئے بتایا کہ انہیں گاندھی جی کے قتل کی سازش کا علم تھا۔ اور انہوں نے سردار پٹیل کو بھی اس کی اطلاع دے دی تھی۔ وزیر داخلہ نے کہا کہ ۲۱ رجنوری کو جب انہیں رام نرائن رویا کالج کے پروفیسر جگدیش چندر جین سے اسبات کا پتہ چلا۔ کہ مدن لال وغیرہ گاندھی جی کو قتل کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے اپنے محکمہ سراغرسانی کے اعلیٰ افسر مسٹر نگرولا کو ہدایات دیں کہ وہ کرکرے کو گرفتار کرنے کے متعلق فوری کارروائی کریں۔ اور مسٹر ڈی۔ ڈی ساور کر کے گھر کی نگرانی کے علاوہ ان کی نقل و حرکت پر کڑی نگاہ رکھیں۔ اور معلوم کریں کہ اس سازش میں اور کون لوگ شریک ہیں۔

مسٹر مرارجی ڈیسائی نے یہ بھی بتایا کہ انہوں نے ۲۲ رجنوری کو ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار پٹیل کو اس سازش سے آگاہ کر دیا تھا۔ کہ انہیں اس سلسلے میں کیا کارروائی کرنی چاہیئے۔

راجوری کے محاذ پر ہندوستانی فوج کی پسپائی

تراڑکھل ۲۴ راگست۔ ہندوستان کے ایک ہوائی جہاز نے آج سہر کوٹ کے علاقہ میں بمباری کی۔ ہماری ہوا مار توپوں نے اس کو اپنا نشانہ بنایا اور اسے مار گرایا جو قریب کے قریب زمین سے ٹکرا کر خاکستر ہو گیا۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سعد آباد کے علاقہ میں دشمن کے توپ خانہ نے ہماری چوکیوں پر گولے برسائے۔ مگر ہم کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ راجوری کے علاقہ میں ۷، ۳۔۱ انچ کے دہانے والی توپوں سے حملہ کیا گیا۔ مگر آزاد فوجوں نے ان کو ترکی بہ ترکی جواب دے کر پسپا کر دیا۔

ٹیٹوال کے علاقہ میں ہندوستانی فوج نے ہمارے مورچوں پر حملہ کیا۔ مگر ان کے کئی آدمی ہلاک ہو گئے۔ گریزی کے علاقے میں دشمن کی شدید گولہ باری کی اطلاع موصول ہوئی ہے مگر اس سے کوئی نقصان نہیں ہوا۔ دشمن پونچھ میں ہوائی جہازوں کے ذریعہ ہر بار فوج لے آیا ہے۔ اس علاقے سے معمولی جھڑپوں کی اطلاع ملی ہے۔ نوشہرہ (اوڑی) اور پونچھ میں بھی ہندوستانی فوج نے شدید گرمے ٹھکانہ گولہ باری کی

ہندوستان کو حیدر آباد میں کشمیر سے کہیں زیادہ ہزیمت و ذلت کا سامنا کرنا پڑیگا

پشاور ۲۴ راگست۔ قبائلیوں کے ایک سردار میر اسد اللہ خاں نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ خان گلباز خاں اور ملک امیر خاں نے حیدر آباد کے دفاع کے لئے رضاکاروں کی بھرتی شروع کر دی ہے میر صاحب نے کہا کہ قبائلی پٹھان حیدر آباد کے تحفظ و بقا کے لئے ہر ممکن قربانی دینگے۔ اگر نہرو اور پٹیل نے حیدر آباد کو تنگ کرنا بند نہ کیا۔ تو قبائلی پٹھان ہندوستانی سورماؤں کو چھٹی کا دودھ یاد دلا دینگے اور ہندوستانی فوج کو کشمیر کی لڑائی سے بھی کہیں زیادہ حیدر آباد میں ہزیمت اور ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

مسلمانان ہندوستان پر عرصۂ حیات تنگ ہو جانے پر اظہار تشویش

کراچی ۲۴ راگست۔ آل پاکستان جمعیت المہاجرین و انصار کے جنرل سیکرٹری سید اے۔ رفیق نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں کے نام ایک چھٹی روانہ کی ہے اس میں ہندوستان کے مسلمانوں پر کئے جانے والے مظالم پر اظہار تشویش کیا ہے۔ اس میں آگرہ کے حالیہ واقعات کا خاص ذکر کیا گیا۔ آپ نے وزیر اعظم سے درخواست کی ہے کہ وہ ہندوستان میں مقیم پاکستانی ہائی کمشنر کو ہدایت دیں۔ کہ وہ وقوعہ کے مقامات کو بچشم خود مشاہدہ کریں اور وہاں کے مسلمانوں کے مصائب کو دور کرنے کا بندوبست کریں۔

مسئلہ فلسطین کا آخری حل اتحادی ثالث اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی میں پیش کریگا

قاہرہ ۲۴ راگست۔ اطلاع ملی ہے کہ اتحادی ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ مسئلہ فلسطین کا آخری حل اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی کے اجلاس پیرس میں پیش کرینگے۔ اتحادی ثالث کے دفتر کے ایک ترجمان نے بتایا کہ قضیہ کے آخری حل کی سکیم پیش ہونے تک فلسطین میں عارضی صلح قائم رہنی ضروری ہے۔ واضح رہے جنرل اسمبلی کا اجلاس پیرس میں ۲۱ ستمبر سے شروع ہوگا۔

آٹھ ہزار انڈونیشین مسلمان عازم بیت اللہ ہو گئے

بٹاویہ ۲۴ راگست۔ انڈونیشیا کے ان علاقوں سے جو اس وقت جمہوریہ انڈونیشیا کے زیر اثر ہیں۔ آٹھ ہزار مسلمان امسال حج بیت اللہ کو جا رہے ہیں۔

حیدر آباد میں غداروں کی گرفتاری

حیدر آباد ۲۴ راگست۔ معلوم ہوا ہے کہ نواب منظور جنگ اور میر اختر علی کو نظر بند کر دیا گیا ہے کیونکہ انہوں نے حضور نظام سے اپیل کی تھی کہ انڈین یونین میں شامل ہو جائیں۔

امرتسر اور فیروز پور کے شہروں کو ہندوؤں اور سکھوں نے خالی کرنا شروع کر دیا

امرتسر ۲۴ راگست کشمیر میں ہندوستانی فوجوں کی شکست اور مجاہدین کی پیشقدمی نے مشرقی پنجاب کے شہروں میں افراتفری اور خوف و ہراس پھیلا دیا ہے اور حال ہی میں ہندوستانی حکومت کے وزرا نے ہندوستانی پارلیمان میں پاکستانی فوجوں اور لڑاکے اور بمبار طیاروں کے اجتماع کے سلسلہ میں ارکان پارلیمان کے سوالات کا جو جواب دیا ہے اس سے فیروز پور کے عوام اور امرتسر کے تجارتی حلقوں میں عام گھبراہٹ پھیل گئی ہے اور فیروز پور اور امرتسر سے ہزاروں ہندو اور سکھ کرنال حصار دہلی کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ فیروز پور اور امرتسر کے ڈپٹی کمشنروں نے بھاگنے والوں کو یقین دلایا کہ حملہ کا کوئی امکان نہیں۔ لیکن حکام کی طرف سے اس یقین کا عوام پر کوئی اثر نہیں رہا۔ اور وہ بھاگ رہے ہیں۔ فیروز پور کا شہر خالی ہو گیا ہے اور امرتسر سے بھی کافی لوگ جا چکے ہیں۔ (زمیندار)

مہاجرین کی آبادکاری میں سندھ کا حصہ

کراچی ۲۴ راگست مہاجرین کے متعلق اعداد و شمار اکٹھے کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ ابھی تک سندھ میں ۷ لاکھ مہاجرین پہنچے ہیں۔ ان میں سے ۵ لاکھ کے قریب کراچی میں آباد ہوئے۔ اور ۳۵ ہزار کے قریب کیمپوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ انہیں خوراک حکومت سندھ کی طرف سے ملتی ہے

سرحد اسمبلی کا اجلاس

پشاور ۲۴ راگست۔ صوبہ سرحد کے محکمہ اطلاعات کے بلیٹین میں بتایا گیا ہے۔ کہ گورنر سرحد نے سرحد اسمبلی کے آئندہ اجلاس کے لئے ۱۸ راکتوبر سوموار کا دن مقرر کیا ہے۔ یہ اجلاس پشاور کے اسمبلی چیمبر میں ۱۰ بجے صبح شروع ہوا کرے گا۔ البتہ جمعہ کے روز اجلاس کی کارروائی ۲ بجکر ۳۰ منٹ بعد از دوپہر شروع کیا جایا کریگی۔